دوران جنگ پاکستان کی بین الاقوامی سفارتی حمایت

امتیاز تارڑ

جب جنگ کی آگ بھڑکتی ہے، تو صرف سرحدیں نہیں، ضمیر بھی جھلسنے لگتے ہیں۔ توپوں کی گھن گرج، فضاؤں میں گونجتے طیارے، اور زمیں پر لرزتے قدموں کی چاپ صرف عسکری معرکہ آرائی کی علامت نہیں ہوتی بلکہ قوموں کے وقار، ان کے بیانیے اور ان کی سفارتی بصیرت کا بھی کڑا امتحان ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھیں! جب جنگ کی آندھی چلے تو وہ نہ صرف قلعے گراتی، بلکہ قبریں بھی برباد کرتی ہے۔

۶ اور ۷ مئی ۲۰۲۵ کی درمیانی رات، اور ۸ مئی کے دن بھارت نے جو فضا بنائی، وہ محض توپ و تفنگ کا شور نہیں، بلکہ انسانیت کے ماتھے پر ایک بدنما داغ تھا۔ مگر پاکستان نے اس نازک گھڑی میں جس بصیرت اور ظرف کا مظاہرہ کیا۔ دنیا نے اس کی تحسین کی۔

وہ شب، جو پر امن نیند کا حق رکھتی تھی، خون کی بارش سے سرخ ہوگئی۔ بھارت کی جانب سے دو شہری علاقوں مریدکے اور بہاولپور پر اچانک میزائل حملے کیے گئے۔ مریدکے میں مسجد اور ایک رہائشی گھر کو نشانہ بنایا گیا، یہ حملہ نہ کسی فوجی تنصیب پر تھا، نہ کسی مبینہ کیمپ پر، بلکہ ایک اللہ کے گھر کو نشانہ بنایا گیا۔ جہاں ایک جوان نے جام شہادت نوش کیا۔ بہاولپور میں صورتحال کہیں زیادہ المناک تھی۔ یہاں ایک مدرسے کی عمارت اور اس کے اطراف موجود رہائشی بستی کو نشانہ بنایا گیا۔ چودہ پاکستانی شہری شہید ہوئے، جن میں خواتین، بچے، اور ایک نابینا بزرگ بھی شامل تھے۔ یہ کوئی فوجی معرکہ نہیں تھا، یہ ایک قوم کی روح پر لگنے والے وہ زخم تھے جو صرف جسم پر نہیں، تاریخ پر بھی ثبت ہوتے ہیں۔ اس المناک حملے کے باوجود پاکستان نے صبر سے کام لیا لیکن بزدل دشمن نے ۸ مئی ۲۰۲۵ء کو ایک اور خاموش مگر مکروہ چال چلی۔ چھوٹے فوجی ڈرونز پاکستانی حدود

میں داخل کیے گئے، جن کا مقصد سرویلنس کے ساتھ ساتھ نفسیاتی دباؤ پیدا کرنا تھا۔مگر پاک فضائیہ نے کمال چابک دستی سے ان ڈرونز کو مار گرایا۔رحیم یار خان، شکرگڑھ، اور سیالکوٹ کے نزدیک گرے ہوئے ملبے نے بھارت کی نیت کو بے نقاب کر دیا۔

پاکستان کا ردعمل:

پاکستان نے ان حملوں کے جواب میں کوئی غیر ذمہ دارانہ اقدام نہیں کیا، بلکہ ثبوت، شواہد اور اخلاقی بیانیہ کو اپنا ہتھیار بنایا۔دنیا نے دیکھا کہ: اقوامِ متحدہ کو فوری خطوط بھیجے گئے عالمی میڈیا کو مریدکے اور بہاولپور کے متاثرہ مقامات کے دورے کرائے گئے (او آئی سی)، چین، ترکی، سعودی عرب، ملائشیا جیسے ممالک کو ہنگامی بریفنگ دی گئی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عالمی سطح پر پاکستان کی بات سنی گئی، سمجھی گئی، اور ۹ مئی کو بھارت عالمی برادری میں تنہا کھڑا تھا۔

ادب کا آئینہ:

خون، خامشی اور قوتِ برداشت وقت کا آئینہ بنا۔اور اس آئینے میں ہم دیکھتے ہیں کہ:''مٹی پہ گرے تھے جو ستارے، خون سے زیادہ روشنی دے گئے''۔پاکستان کے شہداء کا خون کبھی رائیگاں نہیں گیا۔اس نے دنیا کو بتایا کہ دہشت گرد کون ہے؟ اور مدافع کون۔

جنگ نہیں، جرأتِ ضبط چاہیے، جب دنیا کا طاقتور میڈیا بھی اعتراف کرے کہ پاکستان نے صرف دفاع کیا، اشتعال نہیں، تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ صرف عسکری نہیں، اخلاقی فتح بھی ہے۔پاکستان نے ۶، ۷ اور ۸ مئی کے ان ستم گر لمحوں کو شہادت، شواہد اور شعور کے ساتھ عالمی بیانیے میں بدل دیا۔دشمن نے لاشیں گرائیں، ہم نے دلیلیں اٹھائیں اور دلیل ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔

۹ مئی ۲۰۲۵ کا سورج:

۹ مئی ۲۰۲۵ کا سورج جنوبی ایشیا کے افق پر اضطراب کی دھند لے کر طلوع ہوا۔بھارت کی جانب سے اچانک سرحدی خلاف ورزی اور اشتعال انگیزی نے ایک بار پھر خطے کو جنگ کی دہلیز پر لا کھڑا کیا تھا۔مگر اس بار کہانی کچھ اور تھی۔اس بار پاکستان نے جس تدبر، فہم و فراست اور اخلاقی وقار کے ساتھ عالمی سطح پر اپنی بات رکھی، وہ سفارت کاری کی تاریخ میں ایک نادر مثال کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔جنگ نہیں، امن کا منشور پاکستان کی عسکری قوت سے دنیا پہلے ہی واقف ہے، مگر اس بار جس چیز نے دنیا کو چونکایا، وہ تھی پاکستان کی خاموش مگر گونج دار سفارتی حکمت عملی۔بھارت کی جارحیت کے مقابل پاکستان نے سب سے پہلے عالمی برادری کو مخاطب کیا۔

پاکستان ایئرفورس کے JF-17 Thunder طیاروں نے فضائی حدود میں رہتے ہوئے stand-off precision guided missiles سے نشانہ بنایا۔یہ حملہ صرف فوجی ایوی ایشن تنصیب پر تھا، جس میں بھارتی مگ اور رفال طیاروں کے شیلٹرز کو نقصان پہنچا۔

گورداسپور-آرٹلری بیس فضائیہ کے تعاون سے پاک آرمی کے گراؤنڈ سٹرائیک کو کور فراہم کیا گیا۔فضائیہ کے

(Control SystemsAirborne Early Warning & AWACS) نے بھارت کی فضائی نقل وحرکت کو جام کر کے پاکستانی کمانڈ اینڈ کنٹرول کو برتری دلائی۔ راجستھان کا سرحدی علاقہ (جیسل میر کے قریب) PAF کے ڈرون اسکواڈرن نے چھوٹے حملے کیے۔ یہ جدید ڈرون ٹیکنالوجی چین-پاکستان مشترکہ پروگرام سے لی گئی تھی، جو کہ stealth capabilities رکھتی ہے۔

اقوامِ متحدہ کے دروازے پر دستک:

اس واقعہ کے بعد پاکستان نے اقوامِ متحدہ کے دروازے پر دستک دی، اور ایسی زبان اختیار کی جو صرف الفاظ نہیں، اصولوں کا بیانیہ تھی۔ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کی تقریر گویا اردو ادب کی کلاسیکی روایت کے برعکس تھی۔

یاد رکھیں! ہمیشہ نرمی میں تاثیر، سادگی میں عظمت اور دلیل میں سچائی ہوتی ہے۔ ہم امن چاہتے ہیں، مگر ہماری خاموشی کو بزدلی نہ سمجھا جائے۔ ہم وہ قوم ہیں جس نے اپنے سینے پر بم برسائے، مگر دشمن کے بچوں کو پڑھانے کی بات کی۔" یہ صرف ایک جملہ نہیں، یہ پاکستان کے سفارتی بیانیے کا خلاصہ تھا، ایسا خلاصہ جو اقوامِ عالم کی زبان پر چڑھ گیا۔ دوستی کے وہی چراغ، مگر روشنی مزید تیز، پاکستان کی عالمی حمایت کوئی راتوں رات پیدا ہونے والا تاثر نہ تھا۔ یہ برسوں کی تدبر آمیز خارجہ پالیسی، برادرانہ تعلقات اور خطے میں توازن قائم رکھنے کی شعوری کوششوں کا ثمر تھا۔ چین، وہی دیرینہ دوست، جو "ہر آزمائش میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا رہا" ایک بار پھر پاکستان کے ساتھ کھڑا تھا۔ سلامتی کونسل میں

پاکستان کے خلاف کسی بھی مذمتی قرارداد کو ویٹو کرنے کی یقین دہانی، صرف سفارتی تعاون نہیں، بلکہ ایک نظریاتی ہم آہنگی کا ثبوت ہوتی ہے۔ ترکی اور سعودی عرب نے پاکستان کے مؤقف کو نہ صرف عالمی فورمز پر سراہا، بلکہ میڈیا، عوامی بیانات اور بین الاقوامی تعلقات کی سطح پر بھی پاکستان کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ ایران، قطر، ملائشیا اور دیگر کئی مسلم ممالک کی جانب سے جاری ہونے والے بیانات گویا ایک اجتماعی ضمیر کی پکار تھے کہ "پاکستان تنہا نہیں"۔ اس مشکل حالات میں آذربائیجان جڑواں بھائی کی طرح ساتھ کھڑا تھا۔

یورپ اور مغرب کا بدلتا زاویہ؟ نگاہ:

یورپ اور امریکہ کی جانب سے بھی اس بار وہ سرد رویہ دیکھنے میں نہ آیا جو اکثر جنوبی ایشیا کے تنازعات میں مصلحت پسندی کے لبادے میں چھپ جاتا ہے۔ عالمی میڈیا میں جو تصاویر، تجزیے اور رپورٹس سامنے آئیں، ان میں پاکستان کو نہ صرف مدافع، بلکہ ایک امن پسند ریاست کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ وہ تبدیلی تھی جسے ادب کے آئینے میں دیکھیں تو گویا ظالم کی تلوار سے زیادہ مظلوم کی دعا نے اثر دکھا دیا ہو۔

ادب کی نرمی اور سفارت کی گہرائی ۹ مئی کی جنگ کے بعد جو پہلا شعر زبانوں پر آیا، وہ کچھ یوں تھا: "لڑائی کی نہیں خواہش، مگر جب وقت آ جائے تو ہم بھی شیر کے بچے ہیں، کبوتر تو نہیں ہیں" یہ وہ لہجہ ہے جو اردو ادب نے ہمیں دیا، ایسا لہجہ جو جوش سے خالی نہیں، مگر ہوش سے بھی بھرپور ہے۔

پاکستان کی سفارتی فتح اس لیے بھی نمایاں رہی کہ اس نے صرف حکومتوں کو نہیں، بلکہ عالمی رائے عامہ کو قائل کیا۔ مغربی میڈیا، بین الاقوامی تھنک ٹینکس اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھارت کے جارحانہ اقدامات پر تنقید کی اور پاکستان کی احتیاط، وقار اور دلیل سے بھرپور بیانیے کو سراہا۔

قوموں کی عظمت صرف ان کی فتح سے نہیں، ان کے کردار سے جانچی جاتی ہے۔ اقبالؔ کے خواب، فیضؔ کی پکار، اور جون ایلیا کی بغاوت اس بات کی شہادت ہیں کہ قومیں وہی سرخرو ہوتی ہیں جو ظلم کا مقابلہ دانش سے کریں، اور طاقت کو توازن میں رکھیں۔ پاکستان نے ۹ مئی ۲۰۲۵ کو جنگی گولہ بارود کے شور میں الفاظ کے نرم، مگر سچائی سے بھرپور ہتھیار سے دنیا کے دل جیتے ہیں۔

تاریخ میں بہت سی جنگیں لڑی گئیں، کچھ میدان میں جیتی گئیں، کچھ مذاکرات کی میز پر۔ لیکن پاکستان نے ۹ مئی کی جنگ کو جس شان سے میدان جنگ کے ساتھ ساتھ سفارت کے میدان میں بھی جیتا، جو کہ نہ صرف فخر کی بات ہے، بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے ایک درخشاں مثال ہے۔ یہ فتح صرف فوجی نہیں، فکری بھی تھی۔ یہ صرف ردِعمل نہیں، نظریہ تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب پاکستان نے ثابت کیا کہ ہمارے پاس صرف بندوق نہیں، دلیل بھی ہے؛ صرف ہمت نہیں، حکمت بھی ہے۔

شہداء کی قربانیوں نے جس بیانیے کو جنم دیا، وہ محض احتجاج نہیں، ایک تہذیبی آواز تھی، ایک ایسی آواز جو عالمی ضمیر پر ہتھوڑے کی نہیں،

دلیل کی صورت میں دستک دیتی ہے۔ پاکستان کی یہ فتح اس لیے نمایاں ہے کہ ہم نے جنگ کے بیچ بھی امن کی بات کی، اشتعال میں بھی ہوش کا دامن تھاما، اور حملوں کی تپش میں بھی انصاف کی پکار بلند کی۔ یہ وہ طرزِ عمل ہے جو صرف عسکری قوت سے نہیں آتا، بلکہ تاریخ، تہذیب، اور ادبی شعور کے بطن سے جنم لیتا ہے۔ یہ لمحہ محض ایک دن کی کہانی نہیں، یہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال ہے کہ قوت کا اصل حسن ضبط میں ہے، اور دلیل کی روشنی ہمیشہ بارود کے دھوئیں پر غالب آتی ہے۔ قومیں صرف سرحدوں سے نہیں پہچانی جاتیں، بلکہ اپنے نظریات، اپنے ردِ عمل، اور اپنے رویوں سے تاریخ کا حصہ بنتی ہیں۔ پاکستان نے تاریخ کو بتا دیا کہ وہ صرف ایک ریاست نہیں، ایک نظریہ ہے، اور نظریات کو نہ گولے دباتے ہیں، نہ میزائل مٹا سکتے ہیں۔

پاکستان نہ صرف ایک ایٹمی طاقت ہے، بلکہ سفارتی، اخلاقی اور فکری طاقت بھی ہے۔ یہ صرف دفاع کی جنگ نہیں تھی، یہ سچائی، بصیرت اور انسانیت کی حفاظت کی جنگ تھی۔ دنیا نے دیکھا کہ پاکستان نے لاشوں کی سیاست نہیں کی، بلکہ دلیلوں کی بنیاد پر عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا۔